دارالافتاء سعودی عرب کے ڈائریکٹر جنرل

شیخ عبدالعزیز بن باز

کا

پیغام

مسلمانانِ عالم کے نام

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

جمعیۃ منزل بربرشاہ۔ سرینگر کشمیر ۱۹۰۰۰۱

مفت تقسیم کے لئے

PAYEE'S A/C ONLY

دارالافتاء سعودی عرب کے ڈائریکٹر جنرل

شیخ عبدالعزیز بن باز

کا پیغام

مسلمانانِ عالم کے نام

ترجمہ

حافظ عبدالرشید اظہر

مفت تقسیم کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ
لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ؛

یہ رسالہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے اُن مسلمانوں کے نام ہے، جو اِس پر مطلع ہوں
اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو دین میں سمجھ سے بہرہ ور فرمائے اور ہم سب کو صراطِ مستقیم پر گامزن فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ : امّا بعد

یہ ایک نصیحت ہے جس سے میرا مقصد بعض ایسے ناپسندیدہ اُمور پر تنبیہ کرنا ہے، جن میں بہت سے لوگ اپنی بے علمی کی وجہ سے اور اِس بنا پر کہ شیطان نے ان کی عقلوں اور افکار کو کھلونا بنا رکھا ہے، مبتلا ہیں، اور بعض لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اُنکے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اُن اُمور میں سے ایک یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی عبادت کی دعوت دیتے ہیں اور ایسی باتوں کا دعویٰ کرتے ہیں، جن سے عام لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اس شخص کا اِس کائنات میں تصرف ہے، اور وہ اِس قابل ہے کہ اسے نفع یا نقصان کے لیے پکارا جائے؛ ان گمراہوں کا یہ دعوےٰ فرعون اور اس جیسے دیگر کافروں اور مجرموں کے دعوے سے مشابہ ہے، حالانکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی اپنے علم وقدرت کے کمال کی بنا پر اور مخلوق سے مکمل طور پر استغناء کی وجہ سے صرف مستحق عبادت ہے۔ اور اس کے سوا کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی وہ مقصد ہے، جس کی خاطر رسول بھیجے گئے، آسمانی کتابیں اُتاری گئیں اور معرکۂ جہاد برپا ہوا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے : وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۶)
"اور میں نے جن و انس کو اِسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں"۔ اور فرمایا :

" وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۔ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ " (۵/۶ الاحقاف)

" اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا، جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے، جو قیامت تک اُس کی پکار پر جواب نہ دیں، اور (جواب دینا تو کجا) وہ اُن کی پکار سے غافل ہیں، اور جب (قیامت کے دن)

لوگ اِکٹھے کیے جائیں گے، تو وہ اُن کے دشمن بن جائیں گے اور ان (مشرکوں) کی عبادت سے انکار کریں گے۔

اور فرمایا:

"وَمَن يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ" (المؤمنون ۱۷۱)

"اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دُوسرے معبود کو پکارے گا، جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، تو اللہ ہی پر ہے، اس کا حساب۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے"

اور فرمایا: "وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ" (یونس ۱۰۶)

"اور اللہ کے سوا اُن کو مت پکار، جو نہ تجھے فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان، پھر اگر تُو (بالفرض) ایسا کرے، تو بے شک تُو بھی ناانصافوں میں سے ہوگا"

اور فرمایا باری تعالیٰ نے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ۔ الآیۃ (النساء ۱۱۶)

"بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا، (جو کوئی مشرک مرا، اس کی بخشش نہ ہوگی) اور اس سے کم تر (گناہوں کو) جس کے لیے چاہے گا، بخشدے گا۔

اور فرمایا:

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ" (لقمان ۱۳)

بے شک شرک بہت ہی بڑا ظلم ہے۔

اور فرمایا:

"وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ" (المائدۃ ۷۲)

"حالانکہ مسیح نے خود فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، جو میرا اور تمھارا پروردگار ہے، بے شک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا، سو اس پر اللہ تعالیٰ جنّت کو حرام کر دیگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں"۔

Scanned with OKEN Scanner

اور فرمایا:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ " (التوبۃ ۳۱)

" اِن (یہود و نصاریٰ) نے اللہ کے سوا اپنے علماء و مشائخ کو اپنا رب بنالیا اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ اُن کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ فقط ایک معبود کی عبادت کریں، جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ پاک ہے، اس شرک سے جس کے یہ مرتکب ہوتے ہیں"۔

اور فرمایا:

"وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ الآیۃ (الاسراء ۲۳)

"اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کر"۔

اِن آیات سے اور ان جیسی دیگر آیات سے معلوم ہوا کہ صرف غیر اللہ کی، یا اللہ کے ساتھ انبیاء اولیاء، بتوں، درختوں اور پتھروں کی عبادت کرنا بلاشک اللہ عزوجل کے ساتھ شرک ہے اور توحید کے منافی ہے اور توحید ہی وہ مسئلہ ہے، جس کی خاطر اللہ نے جن و انس کو پیدا فرمایا، اسی کو واضح کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کے لیے اس نے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں اور کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا یہی معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ سو یہ کلمہ غیر اللہ سے عبادت کی نفی کرتا اور صرف اللہ کے لیے اسے ثابت کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ۔ الآیۃ۔ (لقمان ۳۰)

" اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ اللہ ہی سچا (معبود) ہے اور بے شک جن کو (یہ مشرک) اس کے سوا پکارتے ہیں، وہ جھوٹے (معبود) ہیں۔

اور یہی دین کا بنیادی اصول اور ملت کی اساس ہے، جب تک یہ اصول پوری طرح درست نہ ہو جائے، عبادتیں درست نہیں ہو پاتیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الزمر ۶۵)

" اور تیری طرف اور تجھ سے پہلے جو (پیغمبر) گزر گئے۔ اُن کی طرف (بھی) یہ حکم بھیجا جا چکا ہے کہ اگر تو نے (اللہ کے ساتھ) شرک کیا، تو تیرا عمل رائیگاں جائے گا اور یقیناً تو زیاں کاروں میں سے ہوگا۔

اور فرمایا:

" وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ " (الانعام ۸۸)

" اگر وہ لوگ شرک کرتے، تو انکا کیا کرایا سب اکارت ہو جاتا "

اِسی مقصدِ عظیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسُول بھیجے، توحید کی وضاحت کرنے اور اس کی دعوت دینے اور غیر اللہ کی عبادت سے ڈرانے کے لیے کتابیں نازل فرمائیں۔ جیسے ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ " (النحل ۳۶)

" اور بہ تحقیق ہم نے ہر اُمت میں ضرور ایک رسُول بھیجا (یہ حکم دے کر) کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور طاغُوت (کی پرستش) سے بچو۔

اور اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

" وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ "

(الانبیاء ۲۵) " ہم نے تجھ سے پہلے جو بھی پیغمبر بھیجا، اس پر یہی وحی اُتارتے رہے کہ بلاشبہ میرے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، سو میری عبادت کرو "

اور اِرشاد فرمایا:

" كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ " (ھود ۱، ۲)

" یہ قرآن ایسی کتاب ہے، جس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں۔ پھر حکیم و خبیر (اللہ) کی طرف سے کھول کر بیان کی گئی ہیں، یہ کہ مت عبادت کرو، مگر اللہ کی، بے شک میں اسی کی طرف سے تمھیں ڈرانے والا، اور خوشخبری دینے والا ہوں "

اور ارشاد فرمایا:

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ
اُولُوا الْاَلْبَابِ (ابراھیم ۵۲)

یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے ایک کھلا پیغام ہے، تاکہ اس سے ان کو ڈرایا جائے اور وہ یہ بات بخوبی جان لیں کہ صرف اللہ ہی معبودِ یکتا ہے اور وہ لوگ جو ذی عقل ہیں، اس سے نصیحت حاصل

کریں۔

اور بخاری و مسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے، آپ سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟

آپ نے فرمایا: "ان تجعل للہ ندًّا وھو خلقك"

یہ کہ تو کسی کو اللہ کا "ند" ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا فرمایا؛

"ند" نظیر اور مثیل کو کہتے ہیں۔

سو ہر وہ شخص جس نے غیر اللہ کو پکارا، یا غیر اللہ کی عبادت کی، یا غیر اللہ سے فریاد کی (یعنی) اسے غوث ٹھہرایا۔ یا اس کے نام کی نذر مانی، یا اس کے نام پر ذبح کیا، یا عبادت کا کچھ حصہ غیر اللہ کے لیے کیا، سو بلاشبہ اس نے غیر کو اللہ کا مثیل و نظیر ٹھیرایا۔ قطع نظر اس سے کہ وہ غیر اللہ کوئی نبی ہو یا ولی، فرشتہ ہو یا جن، بت ہو یا ان کے علاوہ اور کوئی چیز کیونکہ عبادت اللہ وحدہٗ کے لیے مخصوص ہے اور اس کے علاوہ کوئی اس کا حق دار نہیں۔

صحیح حدیث میں ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے معاذ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟

میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں

آپ نے فرمایا! کہ اللہ تعالےٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور کسی غیر کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو عذاب نہ دے، جو شرک نہ کرے۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے جن و انس کو جس عظیم مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ اس کو واحد مانیں اور صرف اسی کی عبادت کریں اور اللہ کے لیے جتنے بھی نظیر اور مثیل ثابت کیے جاتے ہیں، ان سب سے بیزاری کا اظہار کریں۔ کیونکہ وہ ذات پاک ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس کے علاوہ کوئی رب نہیں اور جو شخص اپنی ذات کی عبادت کی دعوت دے یا دعوے کرے کہ وہ عبادت کا مستحق ہے۔ وہ بلاشک کافر ہے۔ ضروری ہے کہ اسے توبہ کے لیے کہا جائے، پھر اگر وہ توبہ کرلے، تو بہتر ورنہ حاکم وقت پر درج ذیل فرمان نبوی کے پیش نظر لازم ہے کہ اسے قتل کر دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ" (رواہ البخاری)

"یعنی جس (مسلمان) نے اپنا دین تبدیل کرلیا، پس اسے قتل کر دو۔ (بخاری شریف)

بڑی جہالت اور کھلی گمراہی کی بات ہے کہ انسان کاہنوں، غیب کی خبر دینے والوں، رمل و نجوم کے ماہروں، شعبدہ بازوں اور فریب کاروں کی غیبی اُمور کے بارے میں خبروں کی تصدیق کریں، یہ بلاشبہ ایک بُرائی ہے اور کُفر کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا" رَوَاہ مُسلم فی صحیحہ۔ "جس نے کسی غیب کا دعویٰ کرنے والے (نجومی) کے پاس جاکر اس سے کسی چیز کے بارے میں پُوچھا تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی" (مسلم شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپؐ نے لوگوں کو کاہنوں کے پاس جانے اور ان سے کچھ پُوچھنے سے روکا۔ اصحاب سُنن نے آپؐ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"مَنْ اَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ"

"جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا، پھر اس کے کہے کی تصدیق کی، سو بلاشک اس نے اُس چیز کا انکار کیا، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی"۔ (یعنی قرآن و حدیث)

اِس معنے میں اور بہت سی احادیث بھی ہیں، پس مسلمانوں پر ضروری ہے کہ کاہنوں، غیبی خبروں کے دعوے داروں، تمام شعبدہ بازوں، غیب کی خبریں بتانے والوں، بے علم اور سادہ لوح لوگوں کی عقلوں سے کھیلنے والوں اور اُن کو فریب دینے والوں کی طرف رجوع سے پرہیز کریں۔ غیبی اُمور کو اس ذات کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو سینے کے بھیدوں اور مخفی اسرار سے واقف ہے۔ حتیٰ کہ اس کے انبیاء، رسل اور ملائکہ بھی غیبی اُمور میں سے ماسوا اس کے کچھ نہیں جانتے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اُن کو دے دی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ" (النمل ۶۵)

(اے پیغمبر) کہہ دیجئے، جو آسمانوں اور زمین میں ہے (آدمی، فرشتے یا جن) ان میں سے کوئی غیب نہیں جانتا، سوا اللہ تعالےٰ کے، اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب جی کر (قبروں سے) اُٹھیں گے اور اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگوں تک یہ بات پہنچادیں۔

"قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ ج اِنْ

اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ط اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ" (الانعام ۵۰)

(اے پیغمبر) کہہ دیجئے! میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور (کہہ دیجئے) کہ میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں اسی پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے"۔ اور فرمایا:

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ج وَمَا مَسَّنِىَ السُّوْٓءُ ج اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ (الاعراف ۱۸۸)

(اے پیغمبر) کہہ دیجئے، میں اپنی ذات کے لیے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں، مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں علم غیب جانتا، تو اپنے لیے بہت سی بھلائی (جمع) کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ چھوتی، نہیں ہوں میں مگر ایمانداروں کو ڈرانے والا اور خوش خبری دینے والا۔

یہ اور اس کے علاوہ دیگر آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود تمام انبیاء کرام سے بہتر اور افضل ہونے کے غیب نہیں جانتے تھے، آپ کے علاوہ باقی مخلوقات میں سے کیسے کوئی عالم الغیب ہو سکتا ہے، چنانچہ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا مخلوق خدا میں سے کوئی دوسرا عالم الغیب ہے، بلاشبہ اس نے اللہ کی ذات پر بہت بڑا بہتان باندھا فوز و فلاح سے دور ہو گیا، بڑی دور کی گمراہی میں جا گرا، اور اللہ کے ساتھ کفر کا مرتکب ہوا، غیبی امور کا علم بھی من جملہ ان چیزوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کر لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ج وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ج وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ط وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۔ (لقمان ۳۴)

بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل (آئندہ) کیا کمائی کرے گا، اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا، بے شک (یہ باتیں) اللہ ہی جانتا ہے اور وہی ہر چیز سے باخبر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ دیا

گیا، سوائے اُن ۵ چیزوں کے علم کے (اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی) اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ ..... الآیۃ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے؛ فرماتے ہیں: اِن ۵ اُمور کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، نہ کوئی اللہ کا مقرب فرشتہ، نہ کوئی اس کا فرستادہ رسول، پس جس شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ ان امور میں سے کچھ جانتا ہے، اس نے قرآن کریم کا انکار کیا، کیونکہ اس نے اُس کی مخالفت کی؛ ہاں البتہ اللہ ربّ العزت کے عطا کرنے سے انبیاء غیب کی بہت سی باتیں جانتے تھے، جو اُن کو اللہ کے بتانے سے معلوم ہوئی تھیں۔

سو ایمان بالغیب، ارکانِ ایمان میں سے اور راست بازمومنوں کی صفات میں سے ہے۔ اور غیبی اُمور کی خبریں دینا اور غیب دانی کا دعویٰ کرنا راہِ ہدایت سے بھٹکے ہوئے کاہنوں، فریب کاروں، شعبدہ بازوں اور نجومیوں کی صفات میں سے ہے، جو خود صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں اور بے علم مسلمانوں کو بھی انھوں نے گمراہی میں مبتلا کر رکھا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فرمان ہے: وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ الآیۃ (الانعام ۵۹)

"اور اسی (اللہ) کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، جن کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے، آپؐ نے فرمایا: "مفاتیح الغیب" یعنی غیب کے کلیدی اُمور پانچ ہیں۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ" (الآیۃ)

پس طالبینِ علم کے لیے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو جو اس عظیم غلطی کا شکار ہو رہے ہیں اِن باتوں سے خبردار کریں، کیونکہ اہلِ علم سے قیامت کے دن عوام الناس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بازپرس ہوگی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ" (المائدہ ۶۳) "ان کے مشائخ اور علماء انکو جھوٹ بولنے اور حرام کا مال کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے، بے شک بُرا کام ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ بنی ہاشم جو چاہیں کرتے رہیں ان کے گناہ بخشے ہوئے ہیں؛ یہ بھی انتہائی درجہ کی جہالت و گمراہی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے حسب و نسب کی طرف نہیں دیکھتا، وہ

تو صرف یہ دیکھتا ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جائے اور اس کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کیا جائے، جیسے تقویٰ کا التزام کرنا، گناہوں اور دینی اُمور کی مخالفت سے دُور رہنا، پس حسب و نسب کسی کو فائدہ نہیں دیتے، اللہ کا فرمان ہے: "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ"۔ الآیۃ۔ الحجرات ۱۳) اللہ کے نزدیک تم میں سے وہی زیادہ عزت والا ہے، جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ لَا ینظر الی صورکم ولا الی اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم"

——— "بے تحقیق اللہ تعالیٰ تمھاری شکلوں اور تمھارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تو تمھارے دِلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔" نیز آپؐ نے فرمایا:

"الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب"

خبردار! بے شک جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر وہ سنور جائے تو سارا جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے، تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار وہ ٹکڑا دِل ہے۔

دیکھیے، ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور گہری رشتہ داری نے کوئی فائدہ نہیں دیا، حالانکہ آپ نے یہ خواہش بھی کی کہ وہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہہ دے تاکہ آپؐ اس کی بنیاد پر اللہ کے سامنے اس کی وکالت کر سکیں، پس اس نے یہ بھی نہ کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں لکھ رکھا تھا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے دین پر مرے گا۔ اور وہ دین شرک اور بتوں کی پرستش ہے اور اللہ نے اپنے نبیؐ کو اپنے چچا ابوطالب کے لیے مغفرت طلب کرنے سے بھی روک دیا، فرمایا:

"مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی" الآیۃ (التوبۃ ۱۱۳) نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ایمان والوں کو نہیں چاہیے کہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دُعا مانگیں گو وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ" الآیۃ (القصص ۵۶) (اے پیغمبر) بیشک تو جسے پسند کرے راہِ راست پر نہیں لگا سکتا، لیکن اللہ جسے چاہتا ہے، راہ پر لاتا ہے اور یہ ابولہب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے، اسے بھی بحالتِ کفر ہی موت آئی، اللہ نے اس کی مذمت میں ایک سورۃ نازل فرمائی، جسے قیامت تک تلاوت کیا جائے گا، فرمایا: "تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ

وَتَبَّ" (اللھب ۱) "اَبُولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وُہ (خود بھی) ہلاک ہُوا۔

سو حقیقی معیار یہ ہے کہ اپنے عمل سے، قول سے اور عقیدے میں صرف اسی کی پیروی کی جائے جو کتاب اللہ اور سُنّتِ مطہرہ میں آیا ہے اور جہاں تک نسبوں کا تعلق ہے، تو وُہ کوئی نفع یا فائدہ نہیں دیتے، جیسا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ "من بطّأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ" جو شخص اپنے عمل میں سُستی کی وجہ سے پیچھے رہ گیا، وُہ اپنے نسب (خاندانی شرافت) کی بدولت آگے نہیں نکل سکتا۔ نیز فرمایا: "یا معشر قریش اشتروا انفسکم من اللہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئًا" "اے خاندانِ قریش! اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو، مَیں اللہ سے تمھیں ذرہ بھر بھی نہ بچا سکوں گا۔ ایسے ہی آپؐ نے اپنے چچا عبّاس اور اپنی پھوپھی صفیہ اور بیٹی فاطمہؓ سے بھی فرمایا، اگر خاندانی وجاہت کسی کے کام آسکتی، تو اُن کے لیے مفید ہوتی۔

اور انہی امورِ منکرہ، اعتقادِ فاسد اور کھلی گمراہی میں سے یہ بھی ہے، جو بعض جاہل اور غفلت شعار لوگ، اصحابِ خرافات اور گمراہ و گمراہ کُن مشرکین کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وُہ بیماروں کو شفا دیتے ہیں، ان سے تکلیف رفع کرتے ہیں اور انھیں نفع پہنچاتے ہیں، ہم اندھے پن اور گمراہی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور یہ (عقیدہ) اللہ تعالیٰ پر ایمان کے منافی ہے۔ اور صفاتِ باری تعالیٰ مثلاً:

اَلنَّافِعُ ۔ نفع بخشنے والا — اَلضَّارُّ ۔ نقصان پہنچانے والا
اَلرَّازِقُ ۔ روزی دینے والا — اَلْمُحْیِیْ ۔ زندگی دینے والا
اَلْمُمِیْتُ ۔ مارنے والا — اَلْمُدَبِّرُ ۔ تدبیر کرنے والا
اَلْقَادِرُ ۔ طاقت ور — اور دیگر صفاتِ باری تعالیٰ کے منافی ہے۔

اللہ سبحانہٗ اِن تمام باتوں سے بری ہے، جو اس کے بارے میں گمراہ اور افتراء پرداز لوگ کہتے ہیں" وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ" الآیۃ (یونس۔۱۰۷)

اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو دُور کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں، اور اگر وُہ تجھ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے، تو اس کے فضل کو کوئی پھیر دینے والا نہیں۔

پس جس شخص نے یہ عقیدہ رکھا کہ اللہ کے سوا کوئی اسے نفع، نقصان اور شفاء دے سکتا ہے سو اس نے بلاشک اللہ پاک اس کی کتاب (قرآن کریم) اس کے فرشتے اور رسولوں کے ساتھ کفر

کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے سب سے زیادہ مکرم شخص سے فرمایا: قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا. قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ" الآیۃ (الجن ۲۱-۲۲-۲۳)

(اے پیغمبر) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لیے کسی نقصان یا بھلائی کا مالک نہیں ہوں۔ کہہ دیجئے کہ مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس کے سوا کہیں مجھ کو پناہ نہیں مل سکتی، (میرا کام صرف) اللہ کے حکم اور پیغامات پہنچانا ہے۔ اور فرمایا: " قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ الآیۃ (الاعراف ۱۸۸) " اے پیغمبر کہہ دیجئے، میں اپنی ذات کے لیے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " و إذا سالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ " جب تو مانگے، اللہ سے مانگ اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ سے مدد طلب کر۔

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی ذات اور دوسروں کے لیے کسی نفع و نقصان کے مالک نہ تھے سو آپ کے علاوہ کوئی دوسرا تو بالاولیٰ ہی کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہو سکتا، سو جس نے بھی کسی نبی، ولی اور کسی مرد صالح کی شان میں غلو کیا، یعنی اسے حد سے بڑھایا، اور اس میں خدائی اوصاف میں سے کسی وصف کے ہونے کا گمان کیا، مثلاً یہ کہا کہ اے فلاں! مجھے تندرستی دے، یا میری مدد کر، یا مجھے رزق دے یا مجھے غنی کر دے یا ایسی ہی کوئی دوسری بات۔ سو بلاشبہ یہ شرک اور گمراہی ہے، اس کا ارتکاب کرنے والے کو توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا، پھر اگر وہ توبہ کر لے تو بہتر ورنہ اسے قتل کر دیا جائیگا۔

اور ایسے ہی وہ شخص جو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطے بناتے، ان پر بھروسہ کرے، انھیں پکارے اور ان سے مانگے، وہ بالاجماع کافر قرار دیا جائیگا۔

سو جس شخص نے یہ عقیدہ رکھا کہ غیر اللہ کو مصیبت دور کرنے، ضرورت پوری کرنے، بیماری سے شفا دینے اور بلا طلب لینے میں کوئی تاثیر ہے، خواہ وہ غیر اللہ کوئی نبی ہو یا ولی، جن ہو یا روح یا ان کے علاوہ کوئی چیز، تو بلاشک وہ بڑی گمراہی اور جہالت کی پرخطر وادی میں جا گرا، اور وہ خدائے بزرگ و برتر کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے جہنم کے کنارے کھڑا ہے۔ اور ایسے ہی وہ شخص جس نے صالحین اور اولیاء وغیرہم میں سے کسی کو امداد طلب کرنے کے لیے پکارا تو بے شک اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا، اس لیے کہ مصائب دور کرنے کی

اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں رکھتا۔

اور ایسے ہی ناپسندیدہ اُمور میں سے یہ بات بھی ہے کہ بعض لوگ جو بنی ہاشم میں سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا ہم پایہ کوئی نہیں، اپنے علاوہ نہ کسی کو رشتہ دیتے ہیں اور نہ کسی سے رشتہ لیتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی اور جہالت ہے، نیز عورتوں پر ظلم اور اپنی طرف سے ایسی شریعت سازی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول نے شریعت قرار نہیں دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ" الآیۃ (الحجرات ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمھیں مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ باعزت وہی ہے، جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اور فرمایا: "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" (الآیۃ الحجرات ۱۰) مسلمان تو سب بھائی بھائی ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے "وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ" الآیۃ (التوبۃ ۷۱) اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور فرمایا: "فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ" الآیۃ (آل عمران ۱۹۵)

سو منظور کیا، اُن کی درخواست کو اُن کے رب نے (اور فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ (عمل کرنے والا) مرد ہو یا عورت، تم آپس میں ایک دوسرے کے جنس ہو۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا فضل لعربي على عجمي ولا لأبيض على أسود ولا لأسود على ابيض الا بالتقوى الناس من آدم وآدم من تراب" کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر، کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں، مگر پرہیزگاری کی وجہ سے (فضیلت ہے) تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے ہے اور آپ نے فرمایا: "ان آل بني فلان ليسوا لي بأولياء انما وليي الله وصالح المؤمنين" (متفق علیہ) "فلاں خاندان کے لوگ میرے اولیاء نہیں ہیں، بلکہ میرا ولی اور دوست تو اللہ اور صالح مومن ہیں (بخاری و مسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلقه

فانکحوہ، والا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض" (خرجہ الترمذی وحسنہ)
جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص رشتے کی درخواست لائے جس کا دین اور خلق تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔ (ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش اسدیہ کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ سے کیا، اور فاطمہ بنت قیس قرشیہ کا نکاح اسامہ بن زید سے کیا، حالانکہ اسامہ اور انکا باپ زید دونوں آزاد کردہ غلام تھے اور بلال بن رباح حبشی نے عبدالرحمٰن بن عوف کی ہمشیرہ سے شادی کی، جو قبیلہ قریش کے بنی زہرہ خاندان سے تھیں اور ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی نے اپنے بھائی ولید کی بیٹی کی شادی اپنے مولیٰ سالم سے کی، جو ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَلطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ" الآیۃ (النور ۲۶) "پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہوتے ہیں"۔ (اور ایسے ہی آپؐ نے اپنی دو بیٹیوں رقیہ اور اُمِّ کلثوم کی حضرت عثمان سے اور تیسری بیٹی زینب کی ابوالعاص بن الربیع سے شادی کی اور یہ دونوں بنی عبدالشمس میں سے تھے، بنی ہاشم میں سے نہیں تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی اُمِّ کلثوم کی شادی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کی اور حضرت عمرؓ ہاشمی نہیں تھے۔ اور عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے فاطمہ بنت حسین بن علی سے نکاح کیا اور وہ ہاشمی نہیں خاندان سے تھے اور مصعب بن زبیر نے فاطمہ بنت حسین کی بہن سکینہ بنت حسین سے شادی کی اور وہ ہاشمی نہ تھے، بلکہ قبیلہ قریش کے خاندان بنی اسد سے تھے۔

اور مقداد بن الاسود نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ضباعۃ بنت الزبیر بن عبدالمطلب الہاشمیہ سے شادی کی، جب کہ مقداد کندی تھے، نہ کہ ہاشمی۔ اور ایسے واقعات بہت ہیں۔ مگر یہاں فقط یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ ہاشمیوں کا یہ دعویٰ باطل ہے کہ ہاشمیہ عورت کی شادی کسی غیر ہاشمی مرد سے حرام یا مکروہ ہے، بلکہ اعتبار صرف اور صرف دینی لحاظ سے ہمسری کا ہے۔

جس چیز نے ابوطالب اور ابولہب کو مسلمانوں سے دور کیا، وہ انکا کفر ہے اور جس چیز نے سلمان فارسی، صہیب رومی اور بلال حبشی کو قرب بخشا، وہ ان کا ایمان، صلاح، تقویٰ، شریعت کی پیروی اور راہِ راست پر انکا چلنا تھا اور اُس جہالت اور غلط روش کا جو نتیجہ برآمد ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ ہاشمی خاندان کی عورتوں کا شادی سے محروم ہونا یا ان کی شادی میں تاخیر ہونا ہے، پھر اس کا ناپسندیدہ انجام نسل کشی

خاندان میں افراد کی کمی اور فساد کی صورت میں سامنے آتا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (النور۔ ۳۲)

اور تم میں سے جو بن نکاح کے ہوں، تم ان کا نکاح کر دیا کرو اور تمھارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو اس لائق ہو، اس کا بھی۔ اگر وہ لوگ مفلس ہوں گے، تو اللہ ان کو اپنے فضل و کرم سے غنی کر دے گا اور اللہ فراخی والا، خوب جاننے والا ہے۔ پس اللہ نے اس آیت میں بے نکاحوں کے نکاح کا مطلق یعنی بلا قید و شرط حکم دیا ہے، تاکہ فقیر و غنی اور تمام قسم کے مسلمانوں کے لیے یہ حکم عام ہو جائے، اور جب شریعت نے شادی کرنے کی رغبت دلائی اور اس پر برانگیختہ کیا ہے، تو اب مسلمانوں پر لازم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرنے میں جلدی کریں، آپؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ "یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء" "اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ شادی کرے کیونکہ شادی نگاہ نیچی رکھنے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے اور جو شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا، سو اسے چاہیے کہ روزے رکھے، روزے رکھنا اس کے لیے باعث تسکین ہوگا۔

پس عورتوں کے ولی اپنی زیر سرپرستی عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈریں، وہ ان کی گردنوں میں امانت کا بوجھ ہیں، اور اللہ ان سے اس امانت کے بارے میں سوال کرنے والا ہے، ان پر ضروری ہے کہ اپنی بچیوں، بہنوں اور بیٹیوں کی شادی کرنے میں جلدی کریں، تاکہ ہر شخص اس زندگی میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو اور فسادات و جرائم کم ہوں اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ لڑکیوں کو شادی سے روک رکھنا، یا اس میں تاخیر کرنا، اخلاقی جرائم عام ہونے کا سبب ہے اور اخلاقی جرائم کا پھیلاؤ اور انکی نشر و اشاعت ہلاکت و تباہی کا باعث ہے۔

سو اے بندگان خدا! اپنی ذات کے بارے میں، اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے بارے میں جنکا اللہ نے آپکو سرپرست بنایا ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈریں اور سب مل کر معاشرے میں نیک بختی اور بھلائی کے لیے اور (معاشرتی مسائل کو) آسان کرنے (بہتر معاشرے کی) نشو و نما، (اس میں افرادی قوت) بڑھانے کے لیے اور اخلاقی جرائم کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے کوشش کریں تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم سب سے اپنے اپنے اعمال کی بازپرس ہوگی، محاسبہ ہوگا اور

جزاء وسزا دی جائیگی۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

" فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ " (الحجر/٩٢-٩٣) "سو آپ کے پروردگار کی قسم! ہم ان سب سے ان کے اعمال کی ضرور باز پرس کریں گے۔ اور فرمایا: " وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى الآية (النجم ٣١) "اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ سب اللہ کا ہے تاکہ بدلہ دے، برا کام کرنے والوں کو ان کی بدعملیوں کا اور جزا دے نیک عمل کرنے والوں کو ان کے اچھے عملوں کی اچھائی کے ساتھ"

اپنی لڑکیوں اور لڑکوں کی شادی کرنے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے صحابہ کرام کی اور ان کے طریقے اور راستے پر چلنے والوں کی اقتدا کرتے ہوئے جلدی کرو۔

میں تمہیں شادی کا بوجھ ہلکا کرنے اور مہر کی مالیت کم کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ شادی کے اخراجات میں میانہ روی سے کام لو اور رشتوں کے اختیار میں صالح، متقی، امانت دار اور پاکدامن لوگوں کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔

اللہ تعالیٰ سب کو دین کی سمجھ اور اس پر ثابت رہنا نصیب فرمائے اور ہم سب کو اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے محفوظ رکھے، ہمیں اور آپ کو ان گمراہ کن فتنوں سے جو ظاہر ہو چکے ہیں اور جو ابھی ظاہر نہیں ہوئے، الگ رکھے اسی طرح ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرمائے اور ان کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائے، بلاشبہ وہ اس کی طاقت و قدرت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی آل پر رحمت و سلامتی نازل فرمائے۔

الرئیس العام:

لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد - الرياض

(فضيلة الشيخ)

عبد العزيز بن عبد الله بن باز حفظه الله تعالى

اپیل

دینی تعلیمی اداروں کی بقا اہل خیر اور ہمدردوں کے تعاون پر منحصر ہے خصوصًا ایسے ملک اور معاشرہ میں جہاں اسلامی ادارے کسی سرکاری سرپرستی اور مراعات سے محروم ہوں، صرف یہی تعاون ان کی شہ رگ حیات کو تازہ رکھتا ہے۔ ملت کے لیے ان اداروں کی سرپرستی اور مالی تعاون ایک روایت نہیں بلکہ اہم ترین ملی و دینی فریضہ ہے جس سے انحراف خودکشی کے مترادف ہوگا۔ ہماری سینکڑوں سالہ ملی و جماعتی تاریخ شاہد ہے کہ یہ ادارے اصحاب خیر کے تعاون سے ہی دینی تعلیم و تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ یہ پاکیزہ روایت آج بھی قائم ہے اور انشاء اللہ ملت و جماعت میں ایثار و تعاون کا یہ جذبہ اخیر تک برقرار رہے گا۔ سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر بھی وقت کا وہ اہم ترین قدم ہے جو دین خالص کی بقا اور قرآن و سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ یہ قدم آگے ہی بڑھتا رہے اور اس مقدس شمع کی روشنی دور و نزدیک پھیلتی رہے اس کے لیے آپ کو بھی ایثار و تعاون کا قدم بڑھانا ہے۔ آپ کے ہمقدم ہونے سے ہی یہ کارواں منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

والسلام

(سکریٹری ٹرسٹ)

نظر پرنٹرس ۱۷، گلی امام موٹر مارکیٹ جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶